حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پیغام میں تحریر فرمایا:

"مجھے اس امر سے خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 5 تا 7 جنوری کو منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا جلسہ بے حد کامیاب کرے اور اللہ کرے کہ آپ اس بابرکت جلسہ کی بے پناہ روحانی نعماء سے مالا مال ہوں۔

مجھے گھانا کے احمدیوں سے خاص محبت ہے کیونکہ مَیں قریباً آٹھ سال کا عرصہ آپ میں رہا ہوں۔ اس دوران مَیں مقامی لوگوں کے مزاج سے بخوبی آشنا ہو گیا تھا۔

مجھے پتہ چلا کہ افریقن لوگوں کے کردار کا حصہ ہے کہ وہ بخوشی اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کی نصرت اور مدد کیلئے قربانیاں کرتے ہیں۔ مَیں نے دیکھا کہ قربانی کی یہ روح جماعت احمدیہ کے افراد میں کہیں بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے گھانا جماعت کے افراد اس خدمت کے جذبہ کو برقرار رکھیں گے بلکہ نہ صرف اپنے ملک کے افراد کے لئے بلکہ افریقہ کے لوگوں کی خاطر اور انسانیت کی خدمت کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ اس لئے مجھے گھانا جماعت سے بہت زیادہ توقعات ہیں کہ آپ نیکی اور تقویٰ میں آگے آئیں، اپنے کردار میں عاجزی اور کسرِ نفسی دکھاتے ہوئے خلوص دل سے جماعت کی خدمت کریں اور بہترین احمدی مسلمان بنیں۔

احمدی مسلمان کے طور پر آپ سے توقع ہے کہ نیکی، ایمانداری، دیانتداری اور سب سے بڑھ کر تقویٰ اور خوف خدا میں اعلیٰ مثالیں قائم کریں۔ آپ کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل پیرا ہوں اور انہیں سرسری طور پر نہ لیں بلکہ آپ خدا کے ہر حکم کا احترام کریں اور یہ احترام اپنے عمل سے ثابت کریں۔ اپنے عمل اور رویّہ سے ایسا ظاہر نہ کہ گویا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اعلیٰ معیاروں سے گر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر پر زور دیتے ہوئے فرمایا: "وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں، وہ کسی کو زبان سے ایذاء نہ دیں۔ وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر غریب مزاج بندے ہو جائیں"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 صفحہ 46-47)

حضور انور نے تحریر فرمایا: مَیں آپ کو یاد کرانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو جماعت قائم کی ہے انہیں خاص امتیاز اور عزت بخشی گئی ہے کہ وہ اولین سے ملائے گئے ہیں یعنی ابتدائی مسلمان اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ یہ معمولی عزت نہیں ہے۔ یہ کوئی عام جماعت نہیں ہے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت سے منسوب کرتا ہے چاہئے کہ ان عقائد پر غور کریں جن پر پہلے لوگوں نے عمل کر کے دکھایا۔ صحابہ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا تعلق باندھا اور امت محمدیہ میں شامل ہوئے۔ ان میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا ایسا اثر تھا کہ اللہ تعالیٰ سے ایسا پختہ اور مضبوط تعلق قائم کیا کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے بارہ میں فرماتا ہے: "اور لوگوں میں ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضا کے حصول کے لئے بیچ ڈالتا ہے"۔ (سورۃ البقرۃ:208)

مختصر یہ کہ یہی سچا اور حقیقی اسلام ہے جو ہمیں سکھاتا ہے کہ انسان اور اللہ کے درمیان کیسے تعلق جوڑا جاتا ہے اور پھر ہماری توجہ ان کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی دلاتا ہے۔ یہ حقیقی اور صحیح اسلام ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اخذ کیا اور سکھایا۔ انہوں نے جو سیکھا اسے عمل میں ڈھالا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں یہی سکھانے آئے ہیں۔ آپ ہمیں یہی راستے بتانے اور انہی پر چلانے آئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اے میری جماعت! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ کو سفر آخرت کے لئے ایسا طیار کرے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے اور بدقسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی"۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 63)

حضور انور نے تحریر فرمایا: اس جلسہ کے دوران کسی لایعنی گفتگو میں نہ پڑیں۔ دعاؤں اور استغفار میں مشغول رہیں۔ جماعت کے علماء کی مختلف تقاریر غور سے سنیں۔ اپنے علم میں اضافہ کریں اور اسلامی تعلیمات سمجھیں اور ہر قسم کی رحمتیں اس طرح سمیٹیں کہ وہ آپ کو بہتر احمدی مسلمان بنا سکیں۔

مَیں آپ کو تبلیغ کے سلسلہ میں آپ کی ذمہ داریاں یاد دلاتا ہوں۔ تبلیغ ہر احمدی کے لئے ضروری امر ہے۔ تبلیغ میں ذاتی اچھا نمونہ بہت ضروری ہے۔ مَیں نے ایک خطبہ میں سچ بولنے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ احمدی اس بات کے دعویدار ہیں کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے اور حقیقی فدایان ہیں۔ ہمیں ساری دنیا میں سچائی کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہ سب ہم کیسے کر سکتے ہیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم بہترین نمونہ قائم کریں اور اپنے آپ کو اس طرح سچا ثابت کریں جس طرح اللہ کے نبیوں نے اپنی سچائی ثابت کی۔ ہمیں بھی اپنی سچائی کا اظہار کرنا چاہئے کیونکہ یہی انبیاء کے ماننے والوں کا کام ہے۔

ہمیں یہ حکم ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اپنائیں۔ ایسا کرنے کے لئے ہمیں سچائی کی خوبی کو اپنانا چاہئے جس سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو پورا کر سکتے ہیں۔ ہماری باتوں اور ہمارے کاموں میں ہر لحظہ برکت اس وقت پڑے گی جب ہم اپنی زندگی کے ہر پہلو اور اس کے ہر لمحہ میں سچائی اختیار کریں گے۔ گھریلو زندگی سے سماجی زندگی تک ہماری سچائی مثالی ہو۔ صرف اس سے ہماری کوششیں بابرکت ہوں گی اور دوسروں کو متاثر کر سکیں گے اور انہیں اسلام اور احمدیت کے قریب لا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو احمدی مسلمان کے طور پر بہترین نمونہ پیش کرنے کی توفیق دے اور آپ کی تبلیغی کوششوں کو عظیم کامیابیوں سے نوازے۔ (آمین)

کیا آپ کو علم ہے کہ ایک طرف جماعت احمدیہ دنیا بھر میں کامیابی کے جھنڈے گاڑ رہی ہے تو دوسری طرف ہماری جماعت کے افراد کو مختلف ممالک میں انتہاپسندوں کی جانب سے دشمنی، دھمکیوں اور تشدّد کا سامنا ہے۔ ہمیں دل شکستہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ہم پہلے ہی انبیاء کی تاریخ سے باخبر ہیں جو بتاتی ہے کہ کس طرح ان پر اور ان کے ماننے والوں پر مشکلات اور مصائب نازل ہوتی رہیں حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اللہ کے محبوب نبی تھے اور جن کی خاطر کائنات کی تخلیق ہوئی، اپنے ساتھیوں سمیت ایسے ہی ابتلاؤں اور مصائب سے گزرنا پڑا۔ مالی قربانیوں کے ساتھ ساتھ ہزاروں افراد نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے اور اپنے بچوں کی زندگیاں قربان کیں۔ پس جب بھی جماعت احمدیہ شدید مخالفت کے ایسے دور سے گزرے تو ہمیں انبیاء کی زندگیوں سے اور خصوصاً آنحضورؐ سے ثابت قدمی اور فدائیت کے سبق سیکھنے چاہئیں۔ ہمیں اس امر کا پورا یقین ہے کہ شدید مشکلات کے یہ ادوار آنے والی فتوحات کی بنیادیں رکھ رہے ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے کے مواقع فراہم کر رہے ہیں۔ اس کے حضور دعاؤں اور اس کے آگے آہ و بکا کی صورت میں اور اس کے ساتھ وفا کے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی صورت میں۔ لَا رَیْب کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنے ایمان کی خاطر قربانیوں سے ہرگز گریز نہیں کیا لیکن اسلام کی فتح صرف ان قربانیوں کی مرہون منت نہیں۔ یہ اسلام کے ابتدائی مسلمانوں کی دلگداز اور پُرسوز دعاؤں کے باعث بھی لی بلکہ اس سے بڑھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پُرجوش دعاؤں کے باعث ملی۔ آپ راتوں کو خدا کے حضور روئے۔ خوب آنسو بہائے اور عرش کے پائے ہلا کر رکھ دیئے تبھی یہ عظیم انقلاب آیا۔ ہمارا بھروسہ خدا کی ذات پر ہے کہ وہی ہماری جماعت کے مظلوم ممبران کی مدد کو آئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں نے آپکو روزانہ دو نوافل ادا کرنے اور ہفتہ میں ایک دن روزہ رکھنے کی ہدایت کی ہے۔

مَیں آپ کو دوبارہ اللہ کے حضور اس کی مدد اور حفاظت کے لئے غیر معمولی دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ دعاؤں کی شدت اور زور ایسا ہو کہ آسمان پھٹ جائے اور خدا تعالیٰ کا عرش لرز اٹھے۔

مَیں گھانا کے جملہ ممبران کو اپنی ان سے گہری محبت اور پیار یاد کراتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں کہ بابرکت نظام خلافت کے وفادار رہیں اور اس سے وابستہ رہیں۔ آج اسلام کی خوبصورت تعلیمات کے احیاء کا کام صرف نظام خلافت سے وابستہ رہ کر ممکن ہے۔ پس ہمیشہ اس عظیم نظام کو مضبوطی سے پکڑیں اور اس بات کو لازمی بنائیں کہ آپ کی آئندہ نسلیں خلافت احمدیہ کے نظام کی بابرکت رہنمائی اور اس کی حفاظت کے اندر رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ایسا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خاص دعائیں آپ کے ساتھ ہوں۔

"ہر یک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر

اختیار کریں خدا تعالیٰ اُن کے ساتھ ہو اور اُن کو اجر عظیم بخشے اور اُن پر رحم کرے اور اُن کی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کر دیوے اور اُن کے ہم و غم دور فرماوے اور اُن کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُن کی مُرادات کی راہیں اُن پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُن کو اُٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر اُن کے بعد اُن کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد و العطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔''

(اشتہار 7 ردسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 342)

اللہ کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دلگداز دعائیں آپ سب کے ساتھ ہوں۔ اللہ آپ کا یہ جلسہ سالانہ ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور آپ میں ایمان اور تقویٰ کی نئی لہر پیدا ہو جو آپ کو ایمان میں آگے بڑھائے اور آپ اس نئی روحانی زندگی اور قوت کے ساتھ جماعت، اسلام اور انسانیت کی خدمت کریں۔ آمین''۔

حضور انور کے اس پیغام کے بعد مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا نے افتتاحی تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ 1921ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے پہلے مبلغ کو یہاں بھجوایا تھا۔ اس وقت آپ اکیلے تھے مگر آج خدا کے فضل سے ان ابتدائی مبلغین اور ابتدائی احمدیوں کی قربانیوں کی بدولت جماعت احمدیہ بڑی ترقی کر رہی ہے۔ جماعت تعلیم، صحت اور زراعت کے میدان میں اعلیٰ خدمات بجا لا رہی ہے۔

آج ہم اپنا جلسہ 460 ایکڑ اراضی پر مشتمل جماعت کے زرعی فارم پر منعقد کر رہے ہیں۔ یہاں پولٹری فارم اور فش فارم قائم ہے۔ نیز آموں اور ناریل کے بہت سے پودے لگائے جا چکے ہیں۔ یہاں بجلی اور پانی کی سہولت مہیا کی گئی ہے۔ چند گھر اور سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔ اس جگہ کو ڈیویلپ کرنے پر قریباً 1.2 ملین غانین سی ڈی لاگت آئی ہے (جو قریباً 6 لاکھ 94 ہزار امریکن ڈالرز کے برابر رقم بنتی ہے)۔

ہیومینٹی فرسٹ جرمنی کے تحت گھانا کے ڈینٹل سکول میں Dental Implantology کے نئے اور تازہ ترین طریقے متعارف کروانے کے ایک پراجیکٹ پر کام ہونے والا ہے۔ مرکز نے اس پراجیکٹ کے لئے دو لاکھ یورو کی خطیر رقم دینے کی منظوری فرمائی ہے۔ IAAAE کے تحت اپر ایسٹ ریجن میں پانی کے نلکے لگائے جا رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ یو ایس اے کے تحت جماعتی ہسپتالوں میں ہرنیا کے آپریشن کی جدید ترین تکنیک متعارف کروائی ہے۔ نیز انہوں نے ملک کے مشہور ٹیچنگ ہسپتال Korle Bu میں برین ٹیومر کے سرجیکل آپریشن مفت کئے ہیں۔

گھانا کے جامعۃ المبشرین میں 17 ممالک سے آنے والے طلباء زیر تعلیم ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جامعہ احمدیہ کینیڈا سے فارغ التحصیل ہونے والے چھ مربیان کو چھ ماہ کے لئے گھانا میں ٹریننگ کے لئے بھجوایا جو Yanchi، Mpaha، Tulwe، Cherepari اور Gambaga جیسے دیہی علاقوں میں رہے اور تربیت اور تبلیغ کا کام کیا۔

مکرم امیر صاحب نے احباب کو یہ خوشخبری بھی سنائی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انٹرنیشنل سطح کے جامعہ احمدیہ کا آغاز Mankessem میں اس سال ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ آپ نے جلسہ کے موضوع پر روشنی ڈالی اور سورۃ النساء کی آیات پڑھ کر ان کی تفسیر کی۔ آپ نے بتایا کہ اُولُوا الْاَمْر سے مراد وقت کے حکمران ہیں جن کی اطاعت کا حکم ہے۔ پس مسلمانوں کا فرض ہے کہ انتخابات میں حصہ لیں اور ملک سے محبت کریں کیونکہ وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔ انتخابات میں حصہ لے کر ہی ہم ایسی حکومت چن سکتے ہیں جو قانون کی حکمرانی قائم کرے اور لوگوں کی تمناؤں اور امیدوں کو عملی جامہ پہنائے۔

آپ نے کہا جماعت احمدیہ دوسرے مذاہب کی عبادتگاہوں کو تباہ کرنے اور ان کو قتل کرنے کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔ اسلام تو تمام مذاہب کی عبادتگاہوں کی حفاظت کا حکم دیتا ہے۔ قرآن مجید تو ایک فرد واحد کے بے جا قتل کو ساری انسانیت کے قتل کے مترادف قرار دیتا ہے۔

آپ نے ملک کی ترقی میں مذہبی رہنماؤں کے مثبت کردار پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اگر مذہبی راہنما ملک و قوم کے ایک مشترکہ نصب العین کے حصول کے لئے آپس میں تعاون کر سکتے ہیں تو ہم نہیں سمجھتے کہ سیاسی پارٹیاں ملک کی بھلائی کی خاطر ایک دوسرے سے تعاون نہ کر سکیں۔ آپ نے ملک میں امن کے قیام کے لئے ''نیشنل پیس کونسل'' کے کردار کو سراہا۔ آپ نے بتایا کہ یہ وہ کونسل ہے جس میں جماعت احمدیہ سمیت دوسرے مذاہب کے ممبران بھی شامل ہیں۔ گزشتہ انتخابات کے دوران اس کونسل نے امن کے قیام کے لئے بے حد محنت کی۔ امید ہے کہ اس سال بھی امن کی ترویج کے لئے یہ کوشش جاری رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اس سال جلسہ کا Theme انتخابات کے حوالہ سے رکھا گیا ہے۔ آپ نے نائب صدر مملکت گھانا اور دیگر حاضر معزز مہمانوں کے جلسہ میں شریک ہونے پر دلی شکریہ ادا کیا۔

☆ اس کے بعد غیر احمدیوں کے چیف امام کے نمائندے نے تہنیتی پیغام پڑھا۔ جس کے بعد گریٹر اکرا کے آرچ بشپ Palmer Buckle نے اپنے پیغام میں ملک میں مذہبی رواداری کی فضا قائم کرنے میں جماعت احمدیہ کے کردار کو سراہا۔ آپ نے جماعت کو جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی نیز انتخابات کے پُرامن ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی۔

☆ NDC سیاسی پارٹی (جس کی ان دنوں ملک میں حکومت ہے) کے جنرل سیکرٹری Hon.Asiedu Jketia نے اپنے پیغام میں اعتراف کیا کہ 2008ء کے صدارتی انتخابات میں اگر مذہبی جماعتیں جس میں جماعت احمدیہ بھی شامل ہے امن کے قیام کے لئے بھرپور کوشش نہ کرتیں تو ملک کا امن تباہ ہو جاتا۔

☆ NPP (گھانا کی سیاسی پارٹی) کے چیئرمین Hon. Jake Obitsebi Lampty نے احباب سے ملک، سیاسی پارٹیوں اور انتخابات کے سارے مراحل میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی۔

☆ نائب صدر مملکت His Excellency John Dramani Mahama نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے جماعت احمدیہ کو اس جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کی احمدیہ مشن کی تعلیم، صحت اور زراعت کے میدان میں خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ آپ کا جلسہ ایک منفرد جلسہ ہے جس میں ملک بھر سے افراد شامل ہوتے ہیں اور تعلیم، صحت اور روحانی مسائل جیسے متنوع موضوعات پر آگاہی پاتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ انہیں یہ سن کر خوشی ہوئی کہ یہاں آلو کی کاشت کا تجربہ کیا جائے گا۔ آپ نے امیر صاحب جماعت اور احباب جماعت کو جناب صدر مملکت گھانا کا سلام پہنچایا۔

آپ نے ملک میں قیام امن کے سلسلہ میں مذہبی رہنماؤں کی کوششوں پر مکرم امیر صاحب کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا۔ آپ نے بتایا کہ تمام مذہبی کتب کا خلاصہ آپس میں محبت، اتحاد اور امن کا قیام ہے۔ البتہ بعض علماء بعض آیات کی غلط تشریح کر کے مسائل پیدا کرتے ہیں۔

انہوں نے بتایا کہ Bolga میں ایک کیتھولک سینٹر ہے جس میں مسلمانوں نے ایک کانفرنس منعقد کی اور آج ایک آرچ بشپ اس جلسہ میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔ یہ گھانا ہی کی خوبصورتی ہے کہ مذہبی رہنما آپس میں اس طرح میل جول رکھتے ہیں۔ ایسا دوسرے ممالک میں نہیں ہوتا۔ آپ نے نوجوانوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ بالعموم مسلمان نوجوانوں کو ملک میں ہونے والے اکا دُکا دنگا فساد کی وارداتوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ مسلمان نوجوانوں کو ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

دوسرا سیشن

دوسرے سیشن کی صدارت مکرم خالد محمود صاحب سابق ریجنل منسٹر برائے اپر ویسٹ ریجن نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد Justice Saeed Kwaku Gyan ہائی کورٹ کے جج جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں نے ''آزادانہ، منصفانہ اور شفاف انتخابات میں مذہب کا کردار'' کے موضوع پر تقریر کی۔

نماز عشاء کے بعد رات کا سیشن ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد تقاریر ہوئیں۔ پہلی تقریر مولوی مسرور احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ اشانٹی ریجن کی تھی جس کا عنوان ''نماز کی اہمیت اور برکات'' تھی۔ دوسری تقریر مکرم حافظ شرف الدین صاحب مبلغ سلسلہ ناردرن ریجن (North West) کی تھی جس میں انہوں نے اپنی قبول احمدیت کی کہانی سنائی۔ آپ دراصل مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب کے طالبعلم تھے کہ احمدیت میں دلچسپی ہوئی۔ اس پر تحقیق کر کے احمدیت میں شامل ہوئے۔ آپ نے احمدیت کی خاطر اپنی زندگی وقف کر دی۔ اب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے نارتھ ویسٹ ریجن میں مربی سلسلہ کے طور پر خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔

☆ اس سیشن کے آخر پر ایک ویڈیو سی ڈی "One Community, One Leader" دکھائی گئی۔ اس ویڈیو میں کینیڈا کے وزیر اعظم، UK کے وزراء اور ممبران پارلیمنٹ، یورپین یونین کے ممبران اور افریقن ممالک کے صدران کے بیانات ریکارڈ ہیں جن میں سب جماعت احمدیہ کو امن پسند قرار دیتے ہیں اور دنیا بھر میں انسانیت کی ہمدردی کے حوالہ سے ان کی کوششوں کو سراہتے ہیں۔ اس میں جماعت کی خدمات کی تصویری جھلکیاں بھی دکھائی گئی ہیں۔

دوسرا دن

دوسرے دن کا آغاز بھی باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز تہجد کے بعد مکرم عبدالصمد عیسیٰ صاحب ریجنل قائد برائے گریٹر اکرا ریجن نے ''جہاد کا حقیقی مفہوم'' اور نماز فجر کے بعد مکرم الحاج بی اے بونسو صاحب نے ''وصیت کی روحانی اہمیت'' کے موضوع پر درس دیا۔

☆ دوسرے روز صبح کے سیشن کی صدارت ایک مخلص احمدی Hon Tahir K. Hammond (جو اس وقت ممبر پارلیمنٹ ہیں اور سابق وزیر داخلہ اور ڈپٹی وزیر انرجی رہے ہیں) نے کی۔

☆ آج کے چیف گیسٹ گھانا کے منسٹر آف کمیونیکیشن تھے۔ تلاوت اور عربی قصیدہ کے بعد مکرم حافظ احمد جبرائیل سعید صاحب نائب امیر ثالث نے ''قرآن مجید کے معجزات'' کے موضوع پر بڑی عالمانہ تقریر کی۔

اس کے بعد گھانا کے منسٹر آف کمیونیکیشن Hon.Haruna Iddrisu نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے احباب کو جناب صدر مملکت گھانا کا سلام پہنچایا اور مکرم امیر صاحب کا ڈاکٹرز کی ہڑتال ختم کرانے میں مؤثر کردار پر شکریہ ادا کیا۔ آپ نے کانفرنس کے Theme پر اظہار خیال کرتے ہوئے لوگوں کو انتخاب کے دوران اور اس سے قبل امن اور سکون کی فضا قائم کرنے پر زور دیا۔ آپ نے سٹیج پر بیٹھے ہوئے NPP اور NDC کے دو سرکردہ احمدی سیاستدانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ دو مختلف سیاسی پارٹیوں سے تعلق رکھتے ہیں مگر اس دینی اجتماع میں اکٹھے بیٹھے ہیں۔ یہ وہ عملی تصویر ہے جو ہمیں دین سکھاتا ہے۔

آج جمعۃ المبارک کا روز تھا اور مکرم عبدالوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج گھانا نے اسلام میں مذہبی رواداری کے موضوع پر ہی خطبہ دیا۔ اس کے بعد سب احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست سنا۔

رات کے سیشن میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی منصور احمد زاہد صاحب مبلغ سلسلہ نے ''آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات'' کے عنوان پر تقریر کی۔

اس کے بعد احباب کو ربوہ میں قائم طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ کے تعارف پر مبنی ویڈیو دکھائی گئی۔

جلسہ کا آخری دن

7 رجنوری بروز ہفتہ جلسہ کا آخری دن تھا۔ جماعتی روایات کے مطابق اس دن کا آغاز بھی خدا کے حضور تہجد کی عاجزانہ دعاؤں سے ہوا۔ اس کے بعد مکرم حمید اللہ ظفر صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے ''وقف زندگی کی برکات'' کے موضوع پر درس دیا۔ نماز فجر کے بعد مکرم Alfa Dr. Mohammad Musheibu نے ''صحتمند زندگی کیسے برقرار رکھی جائے'' کے عنوان سے درس دیا۔

☆ صبح کے سیشن میں تلاوت و نظم کے بعد مولوی محمد یوسف یاسن صاحب نائب امیر اوّل نے گھانا کے ''ابتدائی احمدیوں کی قربانیاں'' کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ گھانا آنے والے پہلے مبلغ سلسلہ کے کرایہ پر 300 پاؤنڈ کی رقم خرچ کرنا تھی۔ اس لئے گھانا کے پہلے احمدی چیف مہدی آپا نے اپنا فارم 100 پاؤنڈ میں بیچا اور پھر دوسرے احباب نے چندہ اکٹھا کر کے 300 پاؤنڈ کی خطیر رقم جمع کی تا کہ مبلغ سلسلہ کے گھانا آنے کا کرایہ پورا ہو سکے۔ آپ نے مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج گھانا کی والدہ محترمہ کا ذکر خیر کیا کہ اس نیک خاتون نے اس وقت اپنے خرچ پر اپنے بیٹے کو ربوہ بھیجا تا کہ وہ دین کی تعلیم حاصل کر سکے۔ آپ نے اپنی تقریر میں 'وا' (Wa) کے امام صالح صاحب کا بھی ذکر خیر کیا جنہیں احمدیت قبول کرنے کی پاداش میں ڈسٹرکٹ کمشنر نے مقامی لوگوں کے کہنے پر Wa سے جلاوطن کر دیا۔

☆ اگلی تقریر مکرم الحاج محمد بن ابراہیم صاحب سابق ریجنل ڈائریکٹر آف ہیلتھ سروسز کی تھی جس کا عنوان ''جماعت احمدیہ گھانا کی سماجی خدمات'' تھا۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اس وقت احمدیہ مسلم ایجوکیشنل یونٹ کے تحت 99 کنڈرگارٹن سکول، 125 پرائمری سکول، 60 جونیئر سکول اور 7 سیکنڈری سکول اور ایک ٹیچر ٹریننگ کالج کام کر رہا ہے۔ یہاں جامعۃ المبشرین قائم ہے جہاں مبلغین سلسلہ تیار کئے جاتے ہیں۔ مدرسۃ الحفظ بھی یکم مارچ 2005ء سے قائم ہے جس میں سے آج تک 23 بچے قرآن مجید حفظ کر چکے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ جماعت کے تحت کام کرنے والے 7 ہسپتال اور دو ہومیو کلینکس کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ جماعت کے خرچ پر گھانا کے 20 ڈینٹل سرجن ایک سال کے لئے فری

ٹریننگ لیں گے۔علاوہ ازیں آپ نے احمدی اطبّاء کی تیارکردہ مشہور عام ادویہ کا ذکر کیا اور بتایا کہ اس طرح بے شمار احمدی اطبّاء صحت کے میدان میں ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔

☆ اس کے بعد گھانا کے شعبہ انتخابات کے چیئر مین Dr. Kwadwo Afari Gyan نے حاضرین سے خطاب کیا۔آپ نے تفصیل کے ساتھ سیاسی پارٹیوں،میڈیا اور عام پبلک کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی جو اس الیکشن کے دوران ان پر عائد ہوتی ہیں۔

آخری سیشن

آخری سیشن کی صدارت جماعت احمدیہ کے ایک بزرگ،سابق ممبر کونسل آف اسٹیٹ الحاج حسن بن صالح صاحب نے کی۔اجلاس کے آغاز پر تلاوت مولوی یوسف بن صالح صاحب مبلغ سلسلہ ایسٹرن ریجن نے کی۔مکرم ڈاکٹر محمد ظفراللہ صاحب انچارج طاہر ہومیو کمپلیکس نے حضرت مسیح موعودؑ کی اردو نظم ’’ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے‘‘ کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔

☆ جماعت کے سینئر سرکٹ مبلغ مکرم ڈاکٹر محمد یوسف ایڈوسئی صاحب نے ’’اسلام میں شادی‘‘ جیسے اہم موضوع پر تقریر کی۔اس کے بعد مکرم مولوی محمد بن صالح صاحب نائب امیر ثانی نے ’’مالی قربانیاں۔روحانی ترقی کی کلید‘‘ کے موضوع پر تقریر کی۔

☆ مکرم احمد سلیمان اینڈرسن صاحب،جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گھانا نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔آپ نے بتایا کہ اس وقت کماسی میں نومبائعین کی تربیت کا ایک کورس ہو رہا ہے جو چھ ماہ تک جاری رہے گا۔اس میں 40 افراد شریک ہیں۔آپ نے حاضرین کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تحریک جدید اور وقف جدید کے چندہ جات کی ادائیگی میں افریقہ بھر میں گھانا اوّل رہا۔الحمدللہ۔آپ نے بتایا کہ Wa میں گھانا کی جماعت کی سب سے بڑی مسجد کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔آپ نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ کے ارشاد پر کینیڈا سے چھ مبلغین ٹریننگ کے لئے گھانا آئے ہیں جو چھ ماہ یہیں رہ کر تبلیغ اور تربیت کا کام کر چکے ہیں۔آپ کو ملک کے مختلف شہری اور دیہاتی جماعتوں میں بھجوایا گیا تھا۔ان کے اسماء یہ ہیں: 1۔مکرم امتیاز احمد بسرا صاحب،2۔مکرم زاہد احمد عابد صاحب،3۔مکرم فرحان احمد اقبال صاحب،4۔مکرم محمد داؤد خالد صاحب،5۔مکرم سلمان طارق صاحب،6۔مکرم شیخ احمد سلیمان صاحب۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ ’’باغ احمد‘‘ میں آغاز سے اب تک ہونے والی ڈیویلپمنٹ میں قریباً 1.2 ملین گھانین سیڈیز خرچ ہو چکا ہے۔

اس جلسہ کی اہم بات یہ ہے کہ اس میں مندرجہ ذیل مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب نے شرکت کی۔انڈیا،آسٹریلیا،جرمنی،امریکہ،کینیڈا،جمیکا،سوازی لینڈ اور دوبئی۔جلسہ میں کینیڈا سے آنے والے چھ مربیان نے شرکت کی۔نیز ہیومینٹی فرسٹ کے تحت گھانا میں کام کرنے والے امریکہ سے آئے ہوئے والنٹیئرز نے بھی شرکت کی۔مکرم امیر صاحب نے ان سب غیر ملکی مہمانوں کی خدمت میں جماعت احمدیہ گھانا کی طرف سے شائع شدہ کیلنڈر 2012ء کی ایک ایک کاپی بطور تحفہ پیش کی۔ ٹیچی مان(Techiman) سے دو احمدی نوجوان سائیکلوں پر سفر کر کے اس جلسہ میں شامل ہوئے۔(یہ سفر قریباً 450 کلومیٹر کا ہے۔) مکرم امیر صاحب نے ان کو بھی جماعت احمدیہ گھانا کا کیلنڈر بطور تحفہ دیا۔بورکینا فاسو کے تین طلباء،جو جامعہ احمدیہ گھانا میں تعلیم پا رہے ہیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی نظم ’’خدام احمدیت‘‘ کے چند اشعار بڑی خوبصورتی سے پڑھے۔ان فرانسیسی زبان بولنے والوں کی زبانی خوش الحانی سے اردو نظم سن کر حاضرین پر عجیب روحانی کیفیت طاری تھی۔گلشن احمدیت کا یہ بہت پیارا رنگ تھا جسے لفظوں میں بیان کرنا ناممکن ہے۔

☆ آخر پر مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب،امیر جماعت احمدیہ گھانا نے اپنی اختتامی تقریر میں کہا کہ ایک بار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے جماعت احمدیہ گھانا کو ایک جلسہ کے موقع پر ایک پیغام بھیجا۔اس پیغام میں آپ نے اپنے ایک کشف کا ذکر فرمایا جس میں آپ نے دیکھا کہ زمین و آسمان کا ہر ذرہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ورد کر رہا ہے۔اس پر مکرم مسعود جمال جانسن صاحب نے کلمہ طیبہ پر مشتمل ایک Song تیار کیا جو جلسوں پر پڑھا جانے لگا۔یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

مکرم امیر صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ ہم مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ آپس میں مفاہمت اور مشترک اقدار کی بات کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے پروگراموں میں شریک ہوتے ہیں۔سیاسی پارٹیوں کے لئے بھی یہی پیغام ہے کہ وہ بھی اسی طرح ملک میں اتحاد کی فضا قائم کر سکتے ہیں۔

آپ نے گھانا کے احمدیوں میں قربانی کی روح پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا: اس ’’باغ احمد‘‘ میں ہم نے خلافت جوبلی کا جلسہ کرنا تھا۔یہ جگہ ’اکرا‘ (Accra) سے 60 میل دور ہے۔مکرم وکیل التبشیر صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا حضور انور روزانہ ’اکرا‘ سے باغ احمد آیا کریں گے۔؟میں نے عرض کی کہ ’اکرا‘ میں جس قسم کی سہولیات میسر ہیں ہم ویسی ہی سہولیات یہاں بھی مہیا کریں گے۔انشاء اللہ۔ چنانچہ ایک فرد واحد نے حضور انور ایدہ اللہ کی رہائشگاہ،دفتر،پرائیویٹ سیکرٹری کا دفتر اور ملاقات کے ہال وغیرہ بنانے کا وعدہ کیا۔دوسرے شخص نے وکیل التبشیر اور پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی رہائشگاہ تعمیر کرنے کا عہد کیا۔تیسرے شخص نے ایم ٹی اے کے کارکنان کے لئے رہنے کی جگہ بنانے کی حامی بھری۔اُس وقت اس جگہ پر کوئی سڑک نہ تھی۔ایک شخص نے مین روڈ سے یہاں تک سڑک بنانے کا وعدہ کیا جبکہ ایک اور شخص نے Pomadze گاؤں سے اس جگہ آنے کے لئے سڑک تعمیر کرنے کی حامی بھری۔کسی نے بجلی لگانے کا خرچ اٹھایا تو کسی نے پانی کی فراہمی اپنے ذمہ لی۔ایک احمدی نے ٹریکٹر خرید کر دیا تا کہ اس وسیع و عریض جگہ کی Bush صاف کی جا سکے۔الغرض خدا کے فضل سے دیکھتے ہی دیکھتے یہ جگہ قابل استعمال بن گئی اور یہاں خلافت جوبلی کا پہلا کامیاب جلسہ ہوا جسے ایم ٹی اے کی آنکھ سے ساری دنیا کے احمدیوں نے دیکھا۔الحمدللہ۔

گھانا میں عیسائیوں نے Jesus is coming soon کے Bill Boards لگائے ہیں۔ایک مخلص احمدی نے دو قد آور Bill Boards تیار کر کے دو اہم شاہراہوں پر لگائے جن پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک بڑی تصویر لگی ہے اور نیچے لکھا ہے ’’وہ مسیح آ چکا جس کا مدتوں سے انتظار تھا‘‘۔اس احمدی نے جماعت کو ایک گاڑی بطور عطیہ دی ہے جس میں کتابیں رکھنے کے لئے شیلف ہیں۔اس میں LCD سکرین،VCR اور جنریٹر وغیرہ موجود ہیں۔اس گاڑی کو احمدیہ موبائل انفارمیشن سروس کا نام دیا گیا ہے۔یہ گاڑی جگہ جگہ جا کر احمدیت کی تبلیغ کا کام کرے گی۔اس پر 45 ہزار سیڈیز کا خرچ آیا ہے جو قریباً 26 ہزار امریکن ڈالرز بنتا ہے۔

مکرم امیر صاحب نے اس ایمان افروز تقریر کے بعد اختتامی دعا کروائی جس کے ساتھ جماعت احمدیہ گھانا کا یہ جلسہ بخیر و خوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔الحمدللہ علی ذٰلک۔

جلسہ پلاننگ کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق حاضرین کی تعداد 75 ہزار رہی۔

قارئین الفضل کی خدمت میں جملہ کارکنان جلسہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

......☆......☆......☆......